ڈائریکٹر پریس سندھ پولیس آفس فون:۔ 021-99212639

انصاف کی فراہمی کے لئے محکمہ پولیس کی عدلیہ کی طرح خودمختاری ضروری ہے، تفتیشی نظام بہتری کے لئے اصلاحات ضروری ہیں

چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس آصف سعید خان کھوسہ کا "جسٹس سیکٹر ریفارمز" کے حوالے سے منعقدہ تقریب سے خطاب

کراچی 19 جولائی 2019ء:۔ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس آصف سعید خان کھوسہ نے کہا ہے کہ فعال اور مضبوط نظام عدل کے لئے محکمہ پولیس کا بھی عدلیہ کی طرح آزاد و خودمختار ہونا ضروری ہے، ورنہ انصاف کی فراہمی میں مسائل کا سامنا ہو سکتا ہے۔ یہ بات انہوں نے جمعہ کو "جسٹس سیکٹر ریفارمز" کے حوالے سے پولیس ہیڈ آفس میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ تقریب میں بڑی تعداد میں حاضر سروس اور ریٹائرڈ پولیس افسران نے شرکت کی۔ چیف جسٹس آف پاکستان نے فوجداری مقدمات کے حل کے لئے پولیس کے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ کریمنل جسٹس سسٹم میں پولیس اور عدلیہ کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ سابق چیف جسٹس میاں ثاقب نثار نے پولیس ریفارمز کے حوالے سے پولیس کے سینئر افسران اور ججز پر مشتمل کمیٹی قائم کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ عہدہ سنبھالنے کے بعد پولیس ریفارمز کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے کام شروع کیا اور عوام میں پولیس کا تاثر بہتر کرنے کے لئے 116 اضلاع میں پبلک کمپلین کمیٹیز کا قیام عمل میں لایا گیا۔ گذشتہ چند ماہ میں ان کمیٹیوں کو 71 ہزار 452 شکایات موصول ہوئیں جن میں سے 57 ہزار درخواست گذاروں کی شکایات کا ازالہ کیا گیا جس کی وجہ سے ماتحت عدالتوں میں نئے مقدمات کی تعداد میں 11 فیصد کمی ہوئی کیونکہ جب درخواست گذاروں کا مسئلہ پولیس کی سطح پر حل ہو جائے تو وہ عدالتوں میں نہیں آتے۔ اسی طرح ہائی کورٹس میں بھی نئے مقدمات کی تعداد میں 20 فیصد کمی دیکھی گئی ہے کیونکہ مقدمات کی زیادہ تر تعداد پولیس کے خلاف شکایات پر مشتمل ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کے نظام میں اصلاحات سے عوام کے مسائل نچلی سطح پر حل ہونے کے علاوہ ان کا پولیس کے ادارے پر اعتماد بھی بڑھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ پولیس میں تفتیش کے نظام کی کمزوریوں کی وجہ سے فوجداری مقدمات میں ملزمان عدالتوں سے بری یا ضمانتوں پر رہا ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس حوالے سے فوجداری مقدمات میں تفتیش کے معیار کو بہتر کرنے اور جانچنے کے لئے بھی کمیٹیاں تشکیل دی جا رہی ہیں۔ چیف جسٹس آف پاکستان نے کہا کہ اسی طرح زیر التواء مقدمات کو بھی جلد نمٹانے کی پالیسی پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے اور مقدمات میں غیر ضروری التواء اور جھوٹی گواہیوں کی حوصلہ شکنی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 116 اضلاع میں ماڈل کریمنل کورٹس نے کام شروع کر دیا ہے اور ان عدالتوں نے اپنے پہلے 86 دنوں کے دوران قتل اور منشیات کے 9767 کے مقدمات کی سماعت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حوصلہ افزاء بات ہے کہ ملک کے 12 اضلاع میں قتل کا کوئی مقدمہ زیر التواء نہیں ہے اور یہ صرف سسٹم میں بہتری لانے کے نتیجے میں ہوا ہے۔ جسٹس آصف سعید خان کھوسہ نے کہا کہ ماڈل سول کورٹس نے اس سال 15 جولائی سے کام شروع کیا اور 4 دنوں کے دوران سینکڑوں مقدمات کا فیصلہ کیا جس میں کسی مدعی یا وکیل کی جانب سے قانونی حوالے سے کوئی شکایت نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے علاوہ انصاف کی جلد فراہمی کے لئے محصولات اور ٹیکس کے حوالے سے مقدمات کو جلد نمٹانے کے لئے خصوصی بینچز قائم کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں پہلی بار سپریم کورٹ اسلام آباد میں ای کورٹس سسٹم قائم کیا گیا ہے جس میں ویڈیو لنک کے ذریعے کراچی اور کوئٹہ رجسٹریوں کے مقدمات کی سماعت کی جا رہی ہے۔

اجلاس میں سابق آئی جی و پولیس ریفارم کمیٹی کے کنوینر افضل علی شگری، انسپکٹر جنرل پولیس سندھ ڈاکٹر کلیم امام نے بھی خطاب کیا۔ تقریب کے موقع پر محکمہ پولیس کے شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔